۷۱/۲/۱۱۱
۲۷

۹۳/۲۹۰ ۹

محترم جناب مفتی صاحب، جامعہ دارالرشید کراچی۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

سوال یہ ہے کہ ایک مکان جو کہ میری ذاتی ملکیت ہے میں اسکو فروخت کرنا چاہتا ہوں اور اس کو فروخت کرکے دوسری جگہ مکان لینا چاہتا ہوں۔ میرے ۲ بیٹے (۱) شاہد حسیب (۲) محمد فرید دونوں شادی شدہ ہیں اور میرے ساتھ اسی مکان میں رہتے ہیں۔ اس کے علاوہ ۴ بیٹیاں ہیں وہ بھی سب شادی شدہ ہیں اور اپنے اپنے گھروں میں رہتی ہیں۔ مکان فروخت کرنے کے بعد میرا ایک بیٹا کا کہنا ہے کہ مجھے میرا حصہ دے دیا جائے کیونکہ میں ساتھ نہیں رہنا چاہتا۔

اس وقت میں اور میری اہلیہ، ۲ بیٹے اور ۴ بیٹیاں حیات ہیں اگر یہ رقم جو کہ مکان کے فروخت کرنے پر ملتی ہے، اسکو تقسیم کیا جائے تو کس طرح اس کی تقسیم ہونی چاہیے جبکہ میرے اوپر قرضہ بھی ہے اور اس مکان کے علاوہ اور کوئی نقد یا جائیداد نہیں ہے۔ برائے کرم اس کا جواب قرآن و حدیث کی روشنی میں دیا جائے۔ اور اس طرح کہ اگر بیٹیاں اپنا حصہ نہیں لینا چاہتی ہیں تو کیا کیا جائے۔

نیز مجھے اور میری اہلیہ کو باقی زندگی میں رہنا ہے اس کا کیا کیا جائے۔ اگر بیٹیاں اپنا حصہ لیکر کسی کو دینا چاہیں تو جائز ہے؟ ماں باپ کو یا بھائیوں کو اگر دینا چاہیں تو دے سکتی ہیں یا نہیں۔

برائے مہربانی اس کا جواب دیا جائے۔ شکریہ۔

احقر

سید محمد اسلم 2/1266 [illegible] فیصل کالونی
المرقوم ۵.۱.۰۱۰

0323-2438730

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب حامداً ومصلیاً

صورتِ مسئولہ میں بیٹے کا یہ کہنا "کہ مجھے میرا حصہ دے دیا جائے، کیونکہ میں ساتھ نہیں رہنا چاہتا" درست نہیں ہے، بیٹے کو تو چاہیئے کہ اس عمر میں وہ والدین کی خدمت کرے اور ہاتھ بٹائے نہ کہ اس طرح تقسیم میراث کا مطالبہ کرے۔ تقسیم میراث موت سے پہلے نہیں موت کے بعد ہوتی ہے۔

چنانچہ باپ کے ذمہ قطعاً لازم نہیں کہ وہ اپنی جائیداد اپنی اولاد میں

جاری ہے ....

Scanned by CamScanner

تقسیم کرے۔

البتہ! اگر وہ زندگی میں ہی اپنی خوشی سے تقسیم کرنا چاہے تو اس کو اختیار ہے کہ جس کو چاہے، جتنا چاہے دے دے، تاہم تمام ورثاء میں برابری کرنا افضل اور بہتر ہے۔

اسی طرح زندگی میں یا زندگی کے بعد جائیداد تقسیم ہو جائے اور سب کو مالک بنا دیا جائے پھر بیٹیاں اگر کسی کو اپنا حصہ دینا چاہیں بغیر کسی جبر واکراہ کے تو اس کا ان کو اختیار ہے، اس سے پہلے (یعنی تقسیم کئے جانے سے پہلے) ان کا معاف کرنا معاشرے کے غلط رواج اور شرم وحیاء کی وجہ سے ہوتا ہے، اس کا اعتبار نہیں کیا جائے گا۔

فقط واللہ تعالیٰ أعلم بالصواب

کتبہ محمد راشد ڈسکوی

المتخصص في الفقه الإسلامي

بالجامعة الفاروقية بكراتشي

۲۲/۲/۳۱ھ

الجواب صحیح
[illegible]
۲۲/۲/۱۴۳۱ھ

الجواب صحیح
[illegible]
۲۲/۲/۳۱ھ

جامعہ فاروقیہ
دار الافتاء
شاہ فیصل کالونی نمبر ۴ کراچی (پاکستان)

Scanned by CamScanner